Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

الفضل

روزنامہ

لاہور

خطبہ نمبر ۳

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم - یک شنبہ

فی پرچہ ۱/

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۵/۳۹ ۔ ۱۶ تبوک ۱۳۳۰ ہش ۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۱ء ۔ نمبر ۲۱۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

آخر از عجز و مناجات و تضرع کردنش
شد نگاہِ لطفِ حق بر عالمِ تاریک و تار
در جہاں از معصیت ہا بود طوفانِ عظیم
بود خلق از شرک و عصیاں کور و کر در ہر دیار

آخرکار اس کی عاجزی اور آہ و زاری اور دعاؤں سے خدا تعالیٰ نے اپنی مہربانی کی نگاہ تاریک دنیا پر ڈالی دنیا میں گناہوں کا بہت بڑا طوفان آیا ہوا تھا۔ ہر ملک کے لوگ خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور شرک کی وجہ سے اندھے اور بہرے ہو رہے تھے۔

مختصر و اہم ۔۔۔ ۱۵ ستمبر

• **واشنگٹن** - امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ ایران پر روس سے تجارت کرنے کے باعث کوئی اقتصادی پابندی عائد نہیں کرے گا۔ کیونکہ ایسا کرنا خود امریکہ کے تحفظ کے خلاف ہے۔ یاد رہے اس سے پہلے بھی امریکہ - اسرائیل - لیبیا - انڈونیشیا کو ایسی پابندی سے مستثنیٰ قرار دے چکا ہے۔ حالانکہ وہ روس کو برابر جنگی اہمیت کا مال بھیج رہے ہیں۔

• **ٹوکیو** کوریا میں جنگ بند کرنے کی عارضی صلح کی بات چیت کو معطل ہوئے ۲۲ دن ہو چکے ہیں۔ آج ایک اعلان میں جنرل رجوے نے کمیونسٹوں سے کہا ہے کہ وہ جب چاہیں یہ گفتگو دوبارہ ہو سکتی ہے۔ ہیڈ کوارٹر سے ایک اعلان میں یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے ہوائی جہازوں نے کیسانگ کے غیر جانبدار علاقے میں دو ایک دفعہ مداخلت کی ہے۔

• **سیئول** کوریا میں ۵ میل لمبے محاذ پر کمیونسٹوں نے جو شدید حملے شروع کئے تھے۔ انہیں بڑی کامیابی کے ساتھ پسپا کر دیا گیا ہے۔

• **ماسکو** مغربی جرمنی کے متعلق تین بڑوں کی کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے ماسکو ریڈیو نے کہا اس نئے فیصلہ کا مقصد جرمنی میں فوج گردی کو تیز کرنا ہے۔ اور اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ کہ مغربی جرمنی میں مغربی ملکوں کی فوجوں کا قبضہ برقرار رہے۔

• **واشنگٹن**۔ آج شمالی اوقیانوس کے معاہدہ کے سات ممبر ملکوں کی ایک لاکھ فوج ایک جنگی مشق کر رہی ہے۔ ایسی بڑی جنگی مشق اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔

• **پیکنگ** ایک اطلاع کے مطابق چین میں امسال کپاس کی فصل چین کی تاریخ میں سب سے زیادہ ہوگی جو ۱۹۵۰ء کی نسبت ۴۰ فیصدی اور ۱۹۴۹ء کی نسبت ۱۲۰% زیادہ ہوگی

احمدیہ - اخبار احمدیہ

مبلغ جرمنی کی واپسی

ربوہ ۱۵ ستمبر۔ وکالت تبشیر کی طرف سے ایک اطلاع بذریعہ تار مظہر ہے۔ جرمنی میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تبلیغی مشن کے انچارج مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب جرمنی میں چھ سال تک فریضۂ اعلائے کلمۃ الحق انجام دینے کے بعد ۱۶ ستمبر کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مجاہد بھائی کے بخیریت ربوہ پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

برطانی اقتصادی بائیکاٹ کو بے اثر بنانے کیلئے روس کی ایران کو اہم سامان مہیا کرنے کی پیشکش

طہران ۱۵ ستمبر۔ آج یہاں ایران کے نائب وزیر اعظم آقائے حسین فاطمی نے بتایا کہ برطانیہ نے ایران کی جو اقتصادی ناکہ بندی کی ہے۔ اس کا اثر زائل کرنے کے لئے روس نے ایران کو اہم سامان کی پیشکش کی ہے۔ اس سے پہلے ایرانی حکومت کے ایک ترجمان نے کہا۔ برطانیہ کے غیر دوستانہ رویے سے مجبور ہو کر ایران مجبور ہو گیا کہ روس اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں سے تجارت کو بڑھائے۔ ایک اور خبر کے مطابق ایران کی حکومت نے سابق تیل کمپنی کے ملازموں کو سٹرلنگ کو ریال میں تبدیل کرانے کی جو سہولتیں دے رکھی تھیں۔ وہ واپس لے لی ہیں اور تمام بنکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس پر سختی سے عمل کریں۔

سید ابو سعید بزمی چل بسے

لاس اینجلیز ۱۵ ستمبر۔ آج یہاں پاکستان مدیران جرائد کی کانفرنس کے سیکرٹری اور روزنامہ احسان لاہور کے ایڈیٹر سید ابو سعید بزمی کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ مرحوم امریکی محکمہ خارجہ کی دعوت پر امریکہ کے دورہ پر گئے ہوئے تھے۔

خاص فہرست کے کپاس کے برآمدی تاجروں کیلئے ۵۰ ہزار گانٹھوں کا کوٹہ

کراچی ۱۵ ستمبر۔ مرکزی حکومت نے خاص فہرست میں مندرج کپاس کے برآمد کرنے والوں کے لئے خام کپاس کی ۵۰ ہزار گانٹھوں کا کوٹہ مقرر کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کوٹہ کے حصول کے لئے الاٹمنٹ کا اصول وہی پرانا ہی رہے گا۔ کہ جو پہلے درخواست دے گا۔ اس کو پہلے ملے گا۔ اور کوٹہ ختم ہو جانے پر کسی درخواست پر غور نہیں ہوگا:

نہر اپر باری دوآب میں پانی بہت تھوڑی مقدار میں آیا ہے

لاہور۔ ریڈیو پاکستان کی ایک اطلاع کے مطابق ابھی تک وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ نہر اپر باری دوآب کو اصل مقدار میں پانی مادھوپور سے کب تک مل سکے گا۔ آج مہامیر کی نہر میں بھی پانی کی صرف ایک دھار ہی بہتی رہی۔ قصور کے علاقے کی بڑی نہر میں پانی صبح ٹھیک تھا۔ لیکن دن میں کم ہو گیا۔ آج پنجاب کے خواجہ عبد الغفور صاحب نے مشرقی پنجاب کے محکمہ انہار کے حکام سے جو ٹیلیفونی گفتگو کی اس سے پتہ چلا ہے۔ کہ راوی کے بہاؤ کو اپنے اصل رخ کی طرف پھیرنے کے لئے مشرقی پنجاب کی حکومت نے ۷ ستمبر کو مادھوپور کے قریب بند باندھنا شروع کیا تھا۔ جس کو راوی ۱۰ ستمبر کو بہا کر لے گیا۔ اب مشرقی پنجاب کے چیف انجینئر کی اطلاع کے مطابق آئندہ دو تین دن کے بعد کہیں وہ اس بہاؤ کو اپنی اصلی رخ کی طرف پھیرنے میں

برطانیہ روس کو جنگی سامان بھیجتا ہے۔

واشنگٹن ۱۵ ستمبر۔ کل ایک امریکی ری پبلکن سینٹر نے اس امر کا انکشاف کیا کہ کوریا میں امریکیوں نے روس کا ایک جیٹ طیارہ پکڑا ہے جس میں برطانیہ کا بنا ہوا جیٹ انجن لگا ہوا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ برطانیہ برابر روس کو جنگی سامان بھیج رہا ہے۔ سینٹر موصوف نے روس و برطانیہ میں حالیہ تجارتی معاہدہ کی مذمت بھی کی:

آخری مصالحتی کوشش ناکام ہو چکی ہے
وزیر خارجہ پاکستان کی مسٹر ایچی سن سے ملاقات

واشنگٹن ۱۵ ستمبر۔ کل یہاں پاکستان کے وزیر خارجہ عزت مآب چوہدری ظفر اللہ خان نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن کو بتایا کہ کشمیر کے مسئلے میں آخری مصالحتی کوشش بھی ناکام ثابت ہو چکی ہے اور ان کی تازہ ترین اطلاع کے مطابق ڈاکٹر گراہم ہندوستان سے اس بارے میں کوئی اطمینان بخش جواب حاصل نہیں کر سکے۔ اور اب ناکام جنیوا پہنچ گئے ہیں تاکہ رپورٹ مرتب کر سکیں۔

ایک نفیس اور روحانی ملک کی حیثیت سے پاکستان صرف ایک شخص کے خیالات کی وجہ سے ہمیشہ میرے حافظہ پر نقش رہے گا۔

— سان فرانسسکو کانفرنس میں چوہدری ظفر اللہ خان کی تقریر کا امریکیوں کے دلوں پر اثر —

سان فرانسسکو ۱۵ ستمبر۔ سان فرانسسکو کانفرنس میں (صلحنامہ جاپان سے متعلق) پاکستانی وفد کے عزت مآب چوہدری ظفر اللہ خان نے جو عظیم الشان تقریر کی تھی۔ اس کی تعریف و توصیف سے معمور روزانہ متعدد خطوط پاکستانی وفد کو موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں لکھا ہے کہ چوہدری صاحب کی تقریر نے ان کے امریکی عوام کے قلوب پر نہایت ہی پائیدار نقش چھوڑا ہے۔ جو سان فرانسسکو کی حالیہ کانفرنس کی ہر کارروائی کا ٹیلی ویژن کے ذریعہ براہ راست جائزہ لیتے رہے ہیں۔ ان میں سے ایک مکتوب کا متن درج ذیل کیا جاتا ہے:

پاکستان میرے لوح حافظہ پر ہمیشہ بحیثیت ایک نفیس اور روحانی ملک کے نقش رہے گا۔ اور یہ اس کا باعث اس ملک کے صرف ایک فرد کے خیالات ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۱۶ ستمبر ۵۱ء

قتل مرتد پر عقلی بحث

(۲)

مودودی صاحب اپنے کتابچہ زیر بحث کے صفحہ ۵۵ پر فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک مجرد مذہب کا تعلق ہے۔ ہمارے اور معترضین کے درمیان اس امر میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کہ ایسا مذہب مرتد کو سزا دینے کا حق نہیں رکھتا۔ جبکہ سوسائٹی کا نظم و نسق اور ریاست کا وجود عملاً اس کی بنیاد پر قائم نہ ہو۔ جہاں اور جن حالات میں اسلام فی الواقع ویسے ہی ایک مذہب کی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسا کہ معترضین کا تصورِ مذہب ہے وہاں ہم خود بھی مرتد کو سزائے موت دینے کے قائل نہیں ہیں۔ فقہ اسلامی کی رو سے محض ارتداد کی سزا ہی نہیں اسلام کے تعزیری احکام میں سے کوئی حکم بھی ایسے حالات میں قابل نفاذ نہیں رہتا۔ جبکہ اسلامی ریاست دیا باصطلاح شرع "سلطان") موجود نہ ہو۔ لہذا مسئلہ کے اس پہلو میں ہمارے اور معترضین کے درمیان بحث خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔"

اگر مودودی صاحب اپنے ہی اس بیان پر غور فرماتے۔ تو ان کو شاید سمجھ آجاتی۔ کہ اسلام میں نفس ارتداد کی سزا ہرگز قتل نہیں۔ بلکہ قتل وغیرہ کی سزا صرف ایسے مرتد کو دی جا سکتی ہے۔ جو اسلامی حکومت سے اپنی وفاداری توڑ لیتا ہے یعنی حارب اللہ والرسول کی تعریف اس پر چسپاں ہو جاتی ہے۔

ایک مستامن اور ایک ذمی اسی وقت اسلامی حکومت میں رہ سکتا ہے کہ وہ حکومت کا وفادار ہو۔ اور اس کے نظام ملکی کی پابندی کرے۔ ورنہ وہ حارب اللہ والرسول کی تعریف میں آجائیگا۔ اور ان حقوق سے محروم کر دیا جائے گا۔ جو اس کو تفویض کئے گئے ہیں۔

جہاں اسلامی حکومت نہیں ہے۔ اسلامی حکومت سے وفاداری کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی ایسے ملک میں جہاں اسلامی حکومت نہیں ہے۔ کوئی مسلمان ارتداد کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو چونکہ وہ کسی اسلامی حکومت سے اپنی وفاداری کو توڑنے کا مرتکب ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے جیسا کہ مودودی صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اس کو کوئی سزا نہیں دی جا سکتی۔ محض اس لئے نہیں کہ مقامی غیر مسلم حکومت اسلامی احکام کا نفاذ نہیں کر سکتی۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ارتداد سے مقامی غیر مسلم حکومت سے وفاداری توڑنے کا مرتکب نہیں ہوتا۔ اگر وہ کوئی ایسا فعل کریگا۔ جو مقامی حکومت سے وفاداری توڑنے کا مترادف ہوگا۔ تو مقامی حکومت اس کو ضرور سزا دیگی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اسلام کو ترک کرتا ہے۔ مگر مقامی اسلامی حکومت سے وفاداری قائم رکھتا ہے۔ اسلامی حکومت اس کو کوئی سزا نہیں دے سکتی۔ وہ اغیار رعایا (aliens) کی تعریف میں نہیں آئیگا۔ اسی طرح جس طرح کہ اسلامی اصطلاح کے مطابق مستامن اور ذمی اس تعریف میں نہیں آتے۔ چونکہ اسلامی شرع اسلامی ملک میں رہنے والے غیر مسلموں کے لئے جو حکومت کے وفادار ہوں۔ مستامن اور ذمی کا لفظ استعمال کرتی ہے۔ اس لئے ایسے شخص کو بھی جو اسلام کو ترک کرتا ہے۔ مگر اپنی حکومت کا وفادار رہتا ہے۔ مستامنوں یا ذمیوں کے زمرے میں شامل کریگی۔ کیونکہ وہ تو صرف مجرد مذہبی حیثیت تبدیل کرتا ہے۔

مودودی صاحب نے خود ایک مثال پیش کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اسلام میں بھی مجرد مذہب کی الگ حیثیت ہو سکتی ہے۔ اگر یہ تفریق ایک غیر اسلامی ملک میں ہو سکتی ہے۔ تو خود اسلامی ملک میں کیوں نہیں ہو سکتی؟ اسلامی ملک میں مستامنوں اور ذمیوں کا وجود جیسا کہ ہم اوپر عرض کر چکے ہیں۔ اس امر کا ثبوت ہے کہ اسلامی ملک میں بھی اسلام کی ایک حیثیت مجرد مذہب کی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ مستامن اور ذمی مقامی قانون کی پابندی کرتے ہوئے اپنے مذہب پر قائم رہ سکتے ہیں۔ ان کا ایسا وجود اسلام کی حیثیت بطور مجرد مذہب کے مقابلہ میں ہے۔ جہاں تک اسلامی حکومت کا تعلق ہے۔ مسلم اور غیر مسلم یکساں طور پر مقامی قانون کے پابند ہیں۔ تعزیری احکام میں بھی صرف ان احکام کی صورت میں فرق پڑے گا۔ جو اسلام کے خاص احکام ہیں اور جن کو ہم اسلام کی مجرد مذہبی حیثیت میں شامل کرینگے۔ غیر مسلم حکومت میں اسلام کے خاص تعزیری احکام کا نفاذ نہیں ہوتا۔ یہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ ان کی زد میں آنے والا مسلمان مقامی غیر مسلم حکومت سے وفاداری کا عہد توڑنے کا مرتکب نہیں ہوتا۔ بلکہ اس وجہ سے ہے کہ اسلام کے یہ خاص تعزیری احکام مقامی قانون میں شامل نہیں ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ ایک غیر مسلم حکومت اپنے ملکی قانون میں اسلام کے خاص تعزیری احکام شامل کرلے۔ مثلاً وہ زانی اور زانیہ کو کوڑوں کی سزا مقرر کر دے۔ مگر یہ ناممکن ہے۔ کہ ایک غیر اسلامی حکومت مثلاً ایسے ملک کی حکومت جس میں اکثر اکثریت عیسائیوں کی ہو۔ یہ قانون بنائے۔ کہ جو مسلمان عیسائی ہو جائے گا۔ اسکو قتل کی سزا دی جائیگی۔ کیونکہ اسلام خود ہی اس لئے مودودی صاحب کا غیر اسلامی حکومت میں اسلام کی مجرد مذہبی حیثیت کے پیش نظر مرتد کی سزائے قتل کے ساقط ہونے کو ایسی حکومت میں اسلام کے تعزیری احکام کے نفاذ نہ ہونے کی سطح پر لا کر استدلال کرنا محض سوفسطائی استدلال ہے۔ تبدیل مذہب اور تعزیری احکام میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

اسلام کے خاص تعزیری احکام غیر مسلم حکومتیں ان کی افادیت کے پیش نظر اپنا سکتی ہیں لیکن ترک اسلام کی سزائے قتل کو کوئی غیر مسلم حکومت قطعاً اپنے ملکی قانون میں شامل نہیں کر سکتی۔ خاصکر جبکہ ان ملاؤں کے خود ساختہ قانون کا حصہ یہ بھی ہے۔ کہ اسلام میں داخل تو ہو سکتے ہیں۔ مگر اس میں ایک دفعہ داخل ہو کر پھر نکل نہیں سکتے۔

دنیا میں آج کروڑوں مسلمان ہیں۔ جو غیر مسلموں کے ماتحت ہیں۔ ملکوں کے ملک ایسے ہیں۔ بعض ملک ایسے بھی ہیں۔ جو اندرونی معاملات میں آزاد ہیں۔ مگر ان میں سے کسی کی جرأت نہیں ہے۔ کہ وہ ایسا قانون بنوا سکیں۔ کہ اسلام میں عیسائی۔ یہودی وغیرہ داخل تو ہو سکتے ہیں۔ مگر پھر نکل نہیں سکتے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ کوئی غیر مسلم حکومت کبھی ایسا قانون نہیں بنائے گی۔ کہ اسلام میں داخل تو ہو جاؤ۔ مگر پھر باہر نہ نکلو۔ ورنہ قتل کئے جاؤ گے۔ کیونکہ اسلام ہی حق ہے۔ اگر مودودی صاحب موجودہ غیر مسلم بھارت سے ایسا قانون بنوا دیں۔ تو ہم ان کو الامام المہدی مان لیں گے۔ مگر کیا یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ آج بھارت اسلام کا یہ تعزیری قانون تسلیم کرلے۔ کہ قاتل اگر مقتول کے وارثوں کو راضی کرلے تو اس کو پھانسی نہیں دی جائے گی؟ یا زانی اور زانیہ کو کوڑے لگوائے جائیں گے۔ یا چور کے ہاتھ کٹوائے جائیں گے۔ بھارت غیر مسلم رہتے ہوئے بھی اسلام کے یہ خاص تعزیری احکام اپنا سکتا ہے۔ مگر وہ غیر مسلم رہتے ہوئے ملاؤں کا خود ساختہ یہ قانون کبھی نہیں اپنا سکتا۔ کہ ترک اسلام کی سزا قتل ہے۔ کیونکہ اسلام ہی حق ہے۔

الغرض غیر مسلم ممالک میں اسلام کی مجرد مذہبی حیثیت تسلیم کر کے مودودی صاحب نے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ "اسلام سراسر سیاست اور سیاست سراسر اسلام ہے۔" کا اصول سراسر مغالطہ انگیز ہے۔ بلکہ اصل اصول یہ ہے۔ کہ اسلام انسان کی تمام انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے اپنا خاص لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ جس کا مدعا حیوان کو انسان۔ انسان کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان کو با خدا انسان بنانا ہے۔ زندگی خواہ ایک موچی یا جولاہا کی ہو۔ یا بادشاہ کی۔ کام خواہ جوتے گانٹھنا ہو یا کسی حکومت کی صدارت دونوں صورتوں میں اسلام صرف تقویٰ کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہر ایک کام کے اپنے اپنے خاص اعمال ہوتے ہیں۔ اور تمام اعمال میں اسلامی اخلاق کی پابندی کا نام ہی تقویٰ ہے۔ اسلام بادشاہ اور گدا میں کمین اور زمیندار میں چپڑاسی اور افسر میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ فرق صرف فرائض منصبی کی نوعیت میں ہوتا ہے۔ اسلام حکومت کے عمال اور ادنیٰ خوانچہ فروش سے اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں صرف تقویٰ کا تقاضا کرتا ہے۔ اور بس۔

اس کے علاوہ اسلام بیشک ہر کام کے فرائض منصبی کی ادائیگی میں جو مرحلے آتے ہیں۔ ان میں رہنمائی کرتا ہے۔ اور کام کی نوعیت کے لحاظ سے وہ خاص طریقے بتاتا ہے۔ جو اس خاص کام کی نوعیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور تقویٰ کو تقویت دیتے ہیں۔ مثلاً تاجر سے وہ کہتا ہے۔ احتکار نہ کرو۔ محض نفع اندوزی کے لئے تجارت نہ کرو۔ مال کے نقائص نہ چھپاؤ۔ ایک حکومت کا ٹیکس وصول کرنے والے عامل سے کہتا ہے کہ جائز سے زیادہ وصول نہ کرو۔ وصولی کرنے میں ناجائز سختی نہ کرو وغیرہ وغیرہ۔ یہ محض فروعی باتیں ہیں۔ اصل اصول تقویٰ اور صرف تقویٰ ہے۔

سیاست محض انسانی زندگی کا ایک پہلو ہے۔ جو اسکی اجتماعی حیثیت سے تعلق رکھتا ہے۔ اسکی اجتماعی حیثیت کے اور بھی کئی پہلو ہیں۔ مثلاً وہ ایک شہری ہے۔ ایک باپ ہے ایک بیٹا ہے۔ ایک ہمسایہ ہے۔ پھر اسکی انفرادی حیثیت ہے۔ وہ کھاتا ہے پیتا ہے۔ سوتا ہے، جاگتا ہے۔

جہاں اسلامی حکومت نہیں ہوگی۔ وہاں کی سیاست پر بھی وہ اسلامی اثر ڈال سکتا ہے، وہ تقویٰ کے اصولوں کے مطابق ایک مثالی شہری۔ ایک مثالی باپ ایک مثالی ہمسایہ بن سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب باتیں اسکی مجرد مذہبی حیثیت سے تعلق رکھتی ہیں۔ نماز۔ حج۔ زکوٰۃ۔ روزہ کی ادائیگی اسکی مجرد مذہبی حیثیت میں شامل ہوگی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ تبلیغ کر سکتا ہے۔ دوسروں کو متاثر کر کے اسلام کی مجرد مذہبی حیثیت اختیار کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ کیا یہ کچھ بھی نہیں ہے؟

اب اگر ایک مسلمان اسلامی حکومت میں رہتے ہوئے ان سب باتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور شرک اور کفر کو قبول کر لیتا ہے۔ تو کیا اسکو کوئی نقصان نہیں پہنچتا؟ کیا یہ سزا اس کے لئے کافی نہیں ہے۔ کہ زندگی کے اس سیدھے راستہ سے ہٹ جاتا ہے جو اس کو جنت الفردوس میں لیجاتا تھا۔ اور وہ بیوقوفی سے ایسی پگڈنڈی پر ہو لیتا ہے۔ جو اس کو جہنم داخل کر دیگی۔ کیا یہ سزا کافی نہیں ہے۔ کہ خون آشام ملا کی تلوار مزید اسکی گردن پر ضرور چلائی جائے؟

ارتداد تو اس کا جرم ایسا ہے جو خود اپنے خلاف ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں حکومت کا وفادار رہوں گا۔ اس کے خلاف کوئی بغاوت نہیں کروں گا۔ مقامی قانون کی پابندی کروں گا۔ مگر اسلام کی مجرد مذہبی حیثیت کی افادیت سے میں منکر ہوں۔ میں اسکو نہیں مانتا۔ میں عیسائیت یا آریہ دھرم کو پسند کرتا ہوں۔ اگر اسلام کی مجرد مذہبی حیثیت کو ترک کرنے سے وہ غیر اسلامی ملک میں قابل مواخذہ نہیں ہے۔ تو اسلام کی مجرد مذہبی حیثیت سے اسلامی ملک میں انکار کرنے سے وہ کیوں قابل مواخذہ ہے؟

(باقی صفحہ ۸ پر)

خطبہ جمعہ
خطبہ نمبر ۳۰

خدا تعالیٰ کے رنگ کو اختیار کرو اور اس کا رنگ یہ ہے کہ وہ جو کہتا ہے اسے پورا کر کے چھوڑتا ہے

تحریک جدید کے جلسوں کی غرض وعدے وصول کرنا تھی نہ یہ کہ محض تقریریں کی جائیں اور عملی طور پر کچھ نہ کیا جائے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۷ ستمبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ
(مرتبہ :- سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

پچھلا ہفتہ

تحریک جدید کا ہفتہ

تھا۔ اتوار کے دن ساری احمدی جماعتوں یا اکثر جماعتوں نے اپنی اپنی جگہ جلسے کئے۔ اور تحریک جدید کے مختلف مقاصد کے متعلق لیکچر دیئے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا ان جلسوں سے وہ عقدہ حل ہو گیا جس کے حل کی فکر میں ہم تھے۔ کیا ان جلسوں کی وجہ سے جماعت میں بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ اور جنہوں نے غفلت، سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے چندہ کی ادائیگی کی کوشش نہیں کی تھی۔ یا انہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی تھی۔ کیا انہوں نے چندے ادا کر دیئے اور ہمارے کام کی مشکلات دور ہو گئیں۔ اگر تو ان جلسوں سے یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ جماعت کے ان لوگوں نے جنہوں نے ابھی تک وعدے ادا نہیں کئے تھے انہوں نے

وعدے ادا کر دیئے ہیں

تب تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ جماعت کے اندر ہوشیاری اور بیداری پیدا ہو گئی ہے اور اگر جلسے ہوئے اور ان میں تقریریں ہوئیں۔ جیسا کہ مجھے کئی جماعتوں سے چٹھیاں وصول ہوئی ہیں۔ کہ دھواں دھار اور شاندار تقریریں ہوئیں۔ میں نے تین گھنٹہ دھواں دھار تقریر کی۔ اور فلاں نے اڑھائی گھنٹے تقریر کی۔ لیکن اس کا نتیجہ کوئی نہیں نکلا تو یہ تقریریں میرے لئے خوشی کا پیغام نہیں لائیں۔ بلکہ رنج کا پیغام لائیں۔ کہ جماعت کے لوگ اس قدر سست ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں دھواں دھار تقریریں بھی بیدار نہیں کر سکیں۔ یا ان تحریروں اور رپورٹوں کا میں یہ مطلب نکال سکتا ہوں۔ کہ یہ محض حسن ظنی ہے۔ کہ تقریریں ہوئیں۔ ورنہ نہ کوئی اڑھائی گھنٹہ تقریر ہوئی ہے اور نہ دھواں دھار ... تقریر ہوئی ہے یہ ہنسی ... اور بدوں کرنے والی باتیں کی گئی ہیں غرض میں صرف

دو نتیجے نکال سکتا ہوں

کہ یا تو دھواں دھار اور شاندار تقریریں نہیں کی گئیں ... رپورٹوں کے کاغذوں کو سیاہ کیا گیا ہے۔

اور یا پھر یہ کہ جماعت میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو تھوڑے بہت تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ اور ہر زمانہ میں ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ تھے۔ اور ان کی اتنی تعداد ہو گئی ہے کہ ان کی کمزوری کی وجہ سے اب تحریک جدید کا چلنا قریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ اور یہ دونوں نتائج نہایت تکلیف دہ ہیں۔ یہ کہہ دینا کہ جماعت کے ۹۰ فی صدی طبقہ میں سستی پیدا ہو گئی ہے۔ جو تحریک جدید میں جا کر ۶۰۔۷۰ فی صدی ہو گئی ہے یہ بڑی خطرناک چیز ہے۔ اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ تحریک جدید میں وعدہ کرنے والے سب مخلص نہیں۔ بلکہ جماعت کا کمزور طبقہ محض دکھاوے کی خاطر اس میں وعدہ کر دیتا ہے۔

یہ کتنی خطرناک بات ہے

یا پھر یہ بات ہے کہ رپورٹ کرنے والوں نے سچائی سے کام نہیں لیا۔ تقریریں کرنے والے جلسہ میں آئے اور تقریریں کر کے چلے گئے۔ اور چندہ کی وصولی یا وصولی کے معین وعدے نہیں لئے گئے۔ اور جماعت میں قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا نہیں ہوا۔ اس قسم کے جلسوں کا بھلا فائدہ ہی کیا ہے۔ جو دھواں دھار تقریریں ہوا کرتی ہیں۔ وہ دلوں کو ہلا دیتی ہیں۔ اور ان کے نتیجہ میں انسان اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ یہ جلسے اس لئے کئے گئے تھے۔ کہ جن لوگوں نے سستی اور غفلت کی وجہ سے ابھی تک وعدے ادا نہیں کئے انہیں کہا جائے۔ کہ اگر تم اب وعدے ادا نہیں کرو گے تو کب کرو گے؟ اگر تم نے ابھی تک وعدہ نہیں کیا۔ یا اس کی ادائیگی میں سستی کی ہے۔ تو اس سے جماعت کو کیا ہوا۔ تم فاقہ کرو۔ تکلیف برداشت کرو۔ اس وعدہ کو ادا کر دو۔ جن کے پاس رقوم ہیں وہ ابھی ادا کر دیں۔ اور جن کے پاس اب گنجائش نہیں وہ وعدہ کریں کہ جلد سے جلد کس دن ادا کر دیں گے۔ اگر اس طرح کیا گیا ہے۔ تب تو جلسہ کا کوئی مطلب ہوا۔

ورنہ خالی تقریریں

کسی کام کی نہیں۔ بعض دفعہ تقریر کرنے والا سمجھتا ہے کہ اس نے دھواں دھار تقریر کی ہے۔ حالانکہ وہ دھواں دھار تقریر ہی کیا جس کے نتیجہ میں نہ کسی نے وعدہ کیا اور نہ کسی نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ وہ خالی دھواں ہو سکتا ہے۔ جس کے تلے آگ نہیں۔ وہ محض مٹی اور غبار تھا۔ جو اڑا۔ ورنہ جہاں آگ لگی ہو۔ وہاں عشق کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ حقیقی دھواں ہو۔ اور پھر اس کے نیچے آگ نہ ہو۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ تمہارے اندر آگ ہو۔ اور تمہارا ہمسایہ اس سے کوئی اثر قبول نہ کرے اگر تمہارے گھر کو آگ لگتی ہے۔ تو اول تو تمہارے ہمسایہ کا گھر بھی جل جاتا ہے۔ ورنہ وہ جھلستا ضرور ہے۔ اسی طرح اگر تمہارے دل میں آگ لگی ہوئی ہے۔ تو تمہارے ہمسایہ کے اندر بھی آگ لگ جائے گی۔ اگر آگ نہیں لگتی تو وہ بے تاب ضرور ہو جائے گا۔ پس اگر ان تقریروں کے نتیجہ میں سننے والوں کے اندر آگ نہیں لگی۔ تو پھر یہ کس قسم کی دھواں دھار تقریریں تھیں۔ نہ تو وہاں دھواں نظر آتا ہے۔ نہ دھار نظر آتی ہے صرف دل بہلانے کے لئے رپورٹیں بھیج دی جاتی ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ساری جماعتوں نے ایسا کیا ہے۔ ان رپورٹوں میں سے جو میرے پاس آئی ہیں بعض ایسی بھی ہیں۔ جو بہت خوش کن ہیں۔ جماعت کے دوستوں کو بلا کر ان پر زور دیا گیا ہے کہ

وعدے ادا کرو

اور اگر وعدے نہیں کئے۔ تو اب وعدے کرو۔ اور یہ وعدے جلد ادا کرو۔ غرض ان سے معین صورت میں وعدے لئے گئے ہیں لیکن نصف کے قریب رپورٹیں ایسی ہیں۔ جن میں صرف قلم سے لکھ دیا گیا ہے۔ کہ دھواں دھار تقریریں کی گئیں۔ لیکن نہ ان میں دھواں تھا اور نہ دھار تھی۔ ان کے نتیجہ میں نہ کسی نے وعدہ

کیا۔ اور نہ کسی نے وعدہ ادا کیا۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ جماعت کے دوستوں کو بلا کر ان سے پوچھا جاتا کہ وہ وعدے کب ادا کریں گے۔ دس دن کے بعد ادا کریں گے یا پندرہ دن کے بعد ادا کریں گے۔ اور اگر وہ کہتے کہ ہمیں تکلیف ہے۔ تو انہیں کہا جاتا تم نے یہ مشکل خود اپنے لئے پیدا کی ہے۔ اگر پہلے سے اس طرف توجہ کرتے تو یہ مشکل پیدا نہ ہوتی۔ اب اگر تم تکلیف میں پڑ گئے ہو تو اس کی سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی اس کی سزا سلسلہ کیوں بھگتے۔ اگر ایسا کیا جاتا۔ تو لازمی بات تھی کہ اس کا نتیجہ فوراً نکلتا۔ لیکن بعض لوگوں کی طبائع ایسی ہوتی ہیں کہ وہ

اپنی تعریف آپ

کرنا چاہتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے وہ دلائل دیئے ہیں۔ ہم نے وہ باتیں کی ہیں۔ کہ کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں آ سکتیں اور اس طرح وہ اپنی تعریف کے پل باندھ دیتے ہیں۔ لیکن وہ سب دلائل اور باتیں رطب و یابس ہوتی ہیں بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں۔ کہ وہ دھواں دھار تقریر کر ہی نہیں سکتیں۔

مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

بڑے مستعد اور کام کرنے والے آدمی تھے۔ وہ دن رات جلسے اور سلسلہ کے کام سرانجام دیتے۔ لیکن ان کی طبیعت میں جوش نہیں تھا۔ ان میں پارہ والی کیفیت پیدا نہیں ہوتی تھی۔ ایک دفعہ میں نے کوئی ضروری مضمون لکھنا تھا۔ لیکن میں بیمار ہو گیا۔ میں نے مولوی صاحب کو بلایا اور کہا۔ کہ آپ اس اس طرح ایک مضمون لکھیں۔ اور جماعت کے اندر جوش پیدا کریں۔ چنانچہ انہوں نے ایک مضمون لکھ دیا۔ اور میں نے چھپنے کے لئے بھی دے دیا۔ لیکن وہ پڑھ کر مجھے بہت ہنسی آئی۔ کہ وہ جوش دلانے والا نہ تھا۔ البتہ ہر دو موں فقرہ کے بعد یہ لکھا ہوا ہوتا تھا "میں تمہیں زور سے کہتا ہوں"۔ پس بعض طبائع ایسی بھی ہوتی ہیں۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ وہ مفت میں تعریف کرنے اور انعام حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ کوئی ایک آدھ بات کر دیں گے۔ اور کہہ دیں گے۔ کہ میں نے دھواں دھار تقریر کی۔ دھوئیں سے تو رونا آتا ہے۔ کیا تمہاری تقریر سے سامعین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے ... سے پانی گرتا ہے۔ کیا سامعین عرق ندامت سے بھیگ گئے تھے اور اگر ایسا ہوتا۔ اور سب سامعین کو کہتے ... (باقی)

کہ وہ اب خواہ کوئی چیز بیچیں لیکن وعدہ کو ضرور ادا کریں اور پھر ایک حد تک وعدے ادا ہو جاتے تو ہم سمجھتے کہ تقریریں دھواں دھار تھیں۔ لیکن ان تقریروں کے نتیجہ میں نہ تو کسی کی آنکھوں میں آنسو آئے اور نہ کسی کو ندامت کی وجہ سے پسینہ آیا۔ جیسے لوگ ہنستے ہوئے آئے تھے۔ ویسے ہی ہنستے ہوئے چلے گئے۔ نہ کسی نے جیب سے پیسہ نکالا اور نہ

اپنے اندر تبدیلی

پیدا کرنے کا وعدہ کیا۔ پھر دھواں دھار کیا ہوا مفت میں تعریف حاصل کرنا کوئی چیز نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لِمَ تقولون ما لا تفعلون تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں میں سمجھتا ہوں کہ بہت سی ذمہ داری کارکنوں پہ ہے کہ انہوں نے جماعت کے افراد کو صحیح رستہ پر لانے کی کوشش نہیں کی۔ جلسہ کی غرض یہ تھی کہ وہ لوگوں کو انکی غلطی کا احساس کرا دیتے اور انہیں نادم کرتے اور اس کے بعد وعدے وصول کرتے اور اگر دس پندرہ فیصدی وعدے بھی ادا ہو جاتے تو مجھے خوشی ہوتی۔ انہوں نے خدا تعالےٰ کو نو ماہ تک ناراض کیا ہے اگر وہ اسے جلدی خوش نہیں کرتے تو وعدے کا فائدہ ہی کیا تھا۔ اگر ان جلسوں سے ہمیں کوئی فائدہ ہوتا تو وہ تقریریں دھواں بھی رکھتی تھیں اور دھار بھی رکھتی تھیں۔ لیکن ہوا یہ کہ جس طرح لوگ جیبیں بند لائے تھے اُسی طرح بند جیبیں لے کر وہ واپس چلے گئے۔ بعض جگہوں پہ کارکن کھڑے ہوئے اور انہوں نے اچھل اچھل کر تقریریں کر دیں۔ لیکن

میں سمجھتا ہوں

کہ جو کچھ ہوا اس کا اکثر حصہ عبث ہوا۔ تم تبلیغ کرنے نہیں گئے تھے۔ تم فرض شناسی کی طرف توجہ دلانے گئے تھے۔ تبلیغ میں تو بعض دفعہ سالوں انتظار کرنا پڑتا ہے اور پھر کوئی نتیجہ نکلتا ہے۔ لیکن فرض شناسی میں پندرہ سولہ منٹ کی دیر بھی نہیں لگتی۔ تم اگر کسی دہریہ کو کہو گے کہ نماز پڑھو تو وہ پہلے خدا تعالےٰ پہ ایمان لائے گا۔ پھر رسولؐ پہ ایمان لائے گا۔ اور پھر نماز کا اسے پتہ لگے گا۔ لیکن اگر تم کسی مسلمان بچہ کو کہو گے۔ نماز پڑھو۔ تو تم ایک دفعہ نصیحت کرو گے اور وہ عمل کرنے لگ جائیگا اور یا پھر تم اس کو تھپڑ مارو گے کہ مسلمان بچے ہو کر نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ تم نے احمدیوں سے وعدے پورے کروانے تھے۔ یوروپین ہندوؤں۔ چینیوں۔ زرتشتیوں یا جاپانیوں سے وعدے پورے نہیں کروانے تھے اگر تم نے یوروپین ہندوؤں۔ چینیوں۔ زرتشتیوں یا جاپانیوں سے وعدے پورے کروانے ہوتے

تو پھر بیشک انتظار کی ضرورت تھی۔ لیکن یہ جلسے تو تربیتی جلسے تھے۔ ان کا نتیجہ اسی وقت نکل آنا چاہیئے تھا۔ آخر

جو احمدی کہلاتا ہے

وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے۔ وہ زنجیر کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ میں دین کے لئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ چاہیئے تھا کہ کہا جاتا۔ ۹ ماہ تک تم نے سستی کی ہے۔ اب تم بیدار ہو جاؤ۔ اور وعدہ ادا کر دو۔ اگر اب ادائیگی میں تمہیں کوئی مشکل نظر آتی ہے۔ تو اس کو برداشت کرو۔ سستی اور غفلت کی سزا تمہیں بھگتنی چاہیئے۔ نہ کہ سلسلہ کو۔ یہ چیز تھی جو اس جلسہ کی غرض تھی۔ ورنہ محض دھوآں دھار تقریروں سے جن کا کوئی اثر نہ ہو۔ کیا بنتا ہے؟ مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جتنی رپورٹیں میرے پاس آئی ہیں۔ ان میں سے اکثر محض زیب داستان کے لئے تھیں۔ اور شاید اگلے ماہ مجھے جلسہ کی پھر ضرورت ہوگی۔ یہ جلسہ دھوآں دھار تقریریں کرنے کے لئے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس جلسہ میں جماعت کے دوستوں کو کہا جائے گا۔ کہ یا تو اتنی رقم یہاں رکھ دو اور یا دس پندرہ دن تک ادا کرنے کا وعدہ کرو۔ یہ دین کا کام ہے۔ جو باقی سب کاموں پر مقدم ہے۔ اور اگر آپ لوگوں کو ادائیگی میں کوئی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی۔ تحریک جدید کے وعدوں کو ادا کرنے کے ذرائع بھی بتائے گئے ہیں۔ کہ اس اس طرح زندگی بسر کرو۔ تو اتنی گنجائش اخراجات سے نکل آئیگی۔ کہ آپ وعدہ ادا کر سکیں گے۔ بے شک بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ کہ انہوں نے اتنا وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ اب اسے ادا نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگ

سات آٹھ ہزار

وعدہ کرنے والوں میں سے سو ڈیڑھ سو ہوں گے بیشک ان لوگوں نے اتنی رقم کا وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ اسے ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن میں نے دیکھا ہے۔ کہ ان میں سے بھی دس بارہ فی صدی لوگوں نے سستی کی ہوگی۔ ورنہ اکثر لوگوں نے وعدے ادا کر دیئے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ ہمیشہ زیادہ وعدہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں وقت کے اندر ادا کرنے کی توفیق بھی دے دیتا ہے۔ زیادہ تر نادہندگان ان میں سے ہیں۔ جنہوں نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدے کئے ہیں۔ کیونکہ ایک بدی دوسری بدی پیدا کرتی ہے۔ جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا۔ تو خدا تعالےٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے۔ استثناء ہر جگہ ہوتا ہے۔ جن لوگوں نے اپنی حیثیت سے کم وعدے کئے ہیں۔ ان لوگوں میں سے بھی بعض نے وعدے پورے کر دئیے ہیں۔

اور کچھ ایسے ہیں۔ جنہوں نے وعدے پورے نہیں کئے۔ اس طرح جن لوگوں نے اپنی حیثیت سے زیادہ وعدے کئے ہیں۔ ان میں سے بھی بعض نے وعدے پورے کئے ہیں۔ اور بعض نے ابھی وعدے پورے نہیں کئے۔ لیکن اگر

اصولی طور پر دیکھا جائے

تو جن لوگوں نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر وعدے کئے ہیں۔ ان میں سے ۹۰ فی صدی نے وعدے ادا کر دیئے ہیں۔ اور جن لوگوں نے اپنی حیثیت سے کم وعدے کئے ہیں۔ ان میں سے پچاس فی صدی ایسے ہوں گے جنہوں نے ابھی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کی۔ یہ اس لئے ہے کہ جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ وعدہ کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ناممکن کام کر رہے ہیں۔ لیکن حیثیت سے کم وعدہ کرنے والے اس مدد سے محروم رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ممکن کام بھی نہیں کر رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگلے ماہ مجھے دوبارہ جلسہ کروانا پڑیگا۔ تا وہ جلسہ کام کا جلسہ ہو۔ اس میں صرف دھوآں دھار تقریریں نہ ہوں۔ ربوہ میں بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ دھوآں دھار تقریروں پر ہی بس کر دی گئی ہے۔ بے شک میری بھی تقریر ہوئی ہے۔ اور اس کی بنا پر کچھ وعدے کئے گئے ہیں۔ لیکن ہر ایک شخص کا کام الگ الگ ہوتا ہے۔ خلیفہ کا یہ کام نہیں۔ کہ وہ گھر گھر جائے۔ اور وعدے لے۔ اور وہ سب دنیا کے پاس جا بھی کس طرح سکتا ہے۔ چاہیئے یہ تھا کہ گروپ بنائے جاتے۔ اور خدام کو اس کام پر لگا کر تمام لوگوں کی لسٹیں بنائی جاتیں۔ اور کہا جاتا کہ تمہارا اس سال کا اتنا وعدہ تھا۔ نو ماہ تم نے سستی سے کام لیا ہے۔ اب اسے ادا کر دو ورنہ وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اس طرح جن لوگوں نے وعدہ نہیں کیا۔ ان سے وعدے لیتے۔ اور ان سے جلد وصولی کا انتظام کرتے۔ تا روپیہ آتا اور مشکل دور ہوتی۔

اس ماہ دفتر کے

کارکنوں کو گزارہ نہیں ملا

وہ کیا کریں گے۔ کیا یہ کہہ دیا جائے گا۔ کہ گجرانوالہ کی ایک دھوآں دھار تقریر ایک محکمہ کو دیدی جائے۔ اور ان کو کہا جائے۔ کہ وہ اسے آپس میں تقسیم کر لیں۔ لاہور کی دھوآں دھار تقریر دوسرے محکمہ کو دیدی جائے۔ کہ وہ آپس میں تقسیم کر لیں۔ راولپنڈی کی دھوآں دھار تقریر تیسرے محکمہ کو دیدی جائے۔ کہ وہ آپس میں تقسیم کر لیں۔ جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ۔ پہلے یہ گناہ کیا۔ کہ وعدہ ادا نہیں کیا۔ اور اب مزید جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ کہ ہم نے دھوآں دھار تقریریں کر دی ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ توجہ سے کام نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔ بعض رپورٹیں خوش کن ہیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا ہے۔ کہ یا تو وعدہ ادا کر کے جاؤ یا یہ بتاؤ کہ کس دن ادا کرو گے۔ حتیٰ کہ بعض مہاجرین کی جماعتیں ہیں انہوں نے اس رنگ میں کام کیا ہے۔ اور انکی کوشش

کے نتیجہ میں لوگوں نے وعدے ادا کئے ہیں۔ اور جن لوگوں نے وعدے ادا نہیں کئے۔ انہوں نے ایک معین وقت کے بعد ادائیگی کا وعدہ کیا ہے۔

پس جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ جس کام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ وہ اس کے رنگ کو بھی اختیار کرے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ صبغة الله ومن احسن من الله صبغة اللہ تعالےٰ کے صبغ کو اختیار کرو۔ اور اللہ تعالےٰ کے صبغ سے اچھا کونسا صبغ ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا رنگ جانے سے بہتر اور کوئی چیز نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا رنگ یہ ہے۔ کہ جو کچھ وہ کہتا ہے وہ کر دیتا ہے۔ اس لئے تم خدا تعالیٰ کا رنگ جانے کی کوشش کرو۔ کیا تم نے خدا تعالیٰ میں بھی کبھی سستی دیکھی ہے۔ لطیفہ مشہور ہے۔ کہ کوئی مسافر گھبرایا ہوا ریلوے سٹیشن پر پہنچا۔ اور وہ سٹیشن ماسٹر کو کہنے لگا۔ بابو جی تین بجے والی گڈی کیہڑے ویلے جاندی اے۔ سٹیشن ماسٹر بھی مذاق تھا۔ اس نے کہا۔ تین بجے والی گڈی دو وج کے سٹھ منٹ تے جاندی ہے۔ وہ مسافر کہنے لگا۔ ایہہ بڑی خرابی اے۔ کدے گڈی کسے ویلے جاندی ہے تے کدے گڈی کسے ویلے جاندی اے۔ اسے حساب نہیں آتا تھا۔ وہ سمجھنے لگا۔ کہ یہ اور وقت ہے۔ اور وہ اور وقت ہے۔ مگر یہ مذاق اس لئے بنا ہے۔ کہ ریلیں دیر سے آتی جاتی ہیں۔ لیکن کبھی کسی نے یہ بھی دیکھا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا سورج کبھی ایک سیکنڈ پہلے یا بعد میں چڑھا ہو۔ کروڑ ہا سال پہلے سورج جس وقت نکلتا تھا۔ اسی وقت اب بھی نکلتا ہے۔ لیکن ہماری الارم کی گھڑیاں کبھی پہلے الارم دے دیتی ہیں۔ اور کبھی بعد میں۔ میں جنگ کے بعد سے اس وقت تک پانچ گھڑیاں منگوا چکا ہوں۔ وہ سب روزانہ ۱۵-۲۰ منٹ سست (slow) ہو جاتی تھیں۔ جو گھڑیاں میرے پاس بطور تحفہ آتی ہیں۔ ان کا بھی یہی حال ہے۔ پتہ نہیں لوگ کیسے گذارہ کر لیتے ہیں۔ یا پھر یہ ہے۔ کہ میرا گھڑیوں پر رعب پڑ جاتا ہے۔ اور وہ سب ۱۵-۲۰ منٹ سست (slow) ہو جاتی ہیں۔ یہ گھڑیوں کا حال ہے۔ ریلوں کا حال میں نے پہلے بتایا ہے۔ غرض جو کام بھی انسان کرتا ہے۔ اس میں کچھ نہ کچھ دیر لگ جاتی ہے۔ لیکن کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ

خدا تعالےٰ کا چاند

کبھی ایک سیکنڈ پیچھے چڑھا ہو۔ نہ چاند کبھی اپنے وقت مقررہ سے پیچھے نکلا ہے۔ نہ سورج اپنے

وقت مقررہ

سے پیچھے نکلا ہے۔ اور نہ ستارے کبھی پیچھے نکلے ہیں۔ نہ زمین اپنی چال میں سست ہوتی ہے۔ اور نہ باقی سیارے سست ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے رات کے لئے جو وقت مقرر کیا ہے۔ کہ یہ فلاں وقت آئے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک رات اسی وقت آتی ہے۔ سورج کے لئے جو وقت مقرر

کہا گیا ہے کہ گرمیوں میں فلاں وقت سورج نکلے اور سردیوں میں فلاں وقت نکلے سورج

حضرت آدم علیہ السلام

سے لے کر اب تک اسی وقت نکلتا چلا آرہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ

تم خدا تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو اور دیکھو کہ وہ کس طرح اپنے مقررہ قانون پر چل رہا ہے۔ لوگ مثال دیتے ہیں کہ تسی کلاک وانگر چلو۔ یہاں تو کلاک بھی سست ہوجاتے ہیں۔ لیکن

خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز

سیکنڈ کا ہزارواں حصہ بھی کبھی لیٹ نہیں ہوتی بے شک بعض چیزیں ایسی بھی ہیں جن کے لئے خدا تعالیٰ نے کوئی معین وقت مقرر نہیں کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کے لئے بعض موسم (Seasons) مقرر کردیئے ہیں مثلاً بارش کے لئے یہ نہیں کہا گیا کہ وہ فلاں ساون کو ہوگی یا برسات بھادوں کو ہوگی بلکہ یہ کہہ دیا گیا ہے کہ اساڑھ سے لے کر بھادوں تک بارش کا موسم ہوگا۔ اس دوران میں کبھی زیادہ بارش ہوگی اور کبھی کم۔ لیکن یہ نہیں کہ بارش کا موسم ان مہینوں سے دوسرے مہینوں میں تبدیل ہوجائے نہ یہ وقت کبھی زیادہ ہؤا ہے اور نہ کم ہؤا ہے۔ گویا جن چیزوں کیلئے خدا تعالیٰ نے

وقت کی تعیین

کردی ہے وہ اپنے وقت مقررہ پر چل رہی ہیں اور جن چیزوں کیلئے وقت کی تعیین نہیں کی وہ غیر معین دائرہ میں چل رہی ہیں۔ سردیوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ وہ تین نومبر کو شروع ہوں گی یا تین دسمبر کو شروع ہوں گی۔ بلکہ ان کے لئے نومبر دسمبر جنوری اور فروری کے مہینے مقرر کئے گئے ہیں۔ اب یہ نہیں ہوگا کہ سردی ان مہینوں کی بجائے مارچ۔ اپریل اور مئی میں چلی جائے۔ اسی طرح گرمیوں کے لئے مئی۔ جون۔ جولائی کے مہینے مقرر کئے گئے ہیں اس کے لئے یہ تعیین نہیں کی گئی کہ گرمی ۱۰ مئی سے شروع ہوگی یا ۱۰ جون سے شروع ہوگی۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ گرمی مئی اور جون جولائی میں ہی آئے گی۔ یہی قانون ہے جو پورا ہورہا ہے کہ یہ گرمی کے مہینے ہیں اور یہ سردی کے مہینے ہیں اور یہ موسم ان مہینوں سے آگے پیچھے نہیں ہوں گے۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اس دوران میں کبھی سردی یا گرمی زیادہ پڑنے لگے اور کبھی کم۔ یہ نہیں کہ سردی گرمی کے مہینوں میں آجائے اور گرمی سردی کے مہینوں میں آجائے۔

صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ

خدا کے رنگ کو اختیار کرو اور خدا تعالیٰ کا رنگ یہ ہے کہ وہ جو کہتا ہے اسے پورا کرتا ہے اور اسے کرکے چھوڑتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں ؎

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

تم کہو گے کہ ہم خدا نہیں ہیں لیکن

قرآن کریم کہتا ہے

کہ اگر تم انعام پانا چاہتے ہو تو تمہیں خدا تعالیٰ جیسا بننا پڑے گا۔ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ۔ تم بے شک خدا نہیں لیکن تمہیں انعام پانے کے لئے خدا تعالیٰ کا رنگ اپنے اوپر چڑھانا پڑے گا۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی برکات حاصل کرو اس کے انعام پاؤ اور اس کے فضلوں سے حصہ لو۔ تو بعض امور میں جو خدا تعالیٰ کے رسول نے بتائے ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے یا گذشتہ انبیاء نے ان کو بیان کیا ہے یا علم اور عقل سے ہم انہیں معلوم کرتے ہیں۔ ان میں ہمیں خدا تعالیٰ جیسا بننا پڑے گا۔ اگر تم خدا تعالیٰ جیسا نہیں بنو گے تو لازماً شیطان جیسے بنو گے۔ تمہیں خدا تعالیٰ کا رنگ چڑھانا پڑے گا تبھی تم اس کی برکات اور افضال کے وارث بن سکتے ہو اور خدا تعالیٰ کا رنگ یہ ہے کہ جو کہو اسے پورا کرو۔

تحریک جدید کے

جلسوں کی غرض

یہ تھی کہ وعدوں کی ادائیگی میں جن لوگوں سے غفلت ہوئی ہے انہیں کہا جاتے کہ وعدے پورے کرو۔ نہ یہ کہ دھواں دار تقریریں کرو۔ اور عملی طور پر کچھ نہ کرو۔ وعدوں اور چندوں کو دھوئیں میں اڑا دو۔ بلکہ ان جلسوں کی غرض یہ تھی کہ

وعدے وصول کرو

اور جو کہتے ہیں کہ اب وعدہ ادا کرنا مشکل ہے انہیں کہو کہ اس میں سلسلہ کا کیا قصور ہے۔ یہ مشکل تم نے خود اپنے لئے پیدا کی ہے۔ تم نے وعدہ وقت پر ادا نہیں کیا۔ اب اس کی سزا خود بھگتو۔ استغفار کرو اور قربانی کرکے وعدوں کو ادا کرو۔ لیکن ۲ ستمبر کے جلسوں کے نتیجہ میں کچھ بھی نہیں ہؤا۔ صرف بعض خطوط آگئے ہیں جو میں نے تحریک جدید کو بھجوا دیئے ہیں کہ مبارک ہو تمہارا کام ہوگیا۔ تقریریں کرنے والوں اور رپورٹیں لکھنے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ آیا محض تقریروں اور کاغذ سیاہ کردینے سے کچھ بنتا ہے۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا منشاء ہے؟

خدا تعالیٰ کا منشاء

تو یہ ہے کہ ایک دفعہ منہ سے کہہ دو کہ

پورا کرو۔ وہ خدا تعالیٰ جو کہتا ہے وہی کرتا ہے خواہ ہزاروں آدمی مرجائیں اس کی پروا نہیں۔ چنانچہ دیکھو خدا تعالیٰ کا نبی جب دنیا میں آتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے خدا نے کہا ہے یوں ہوگا۔ تو خواہ لاکھوں آدمی مریں ہوگا وہی جو خدا تعالیٰ نے کہا ہے یعنی اس کا نبی ہی جیتے گا یہی رنگ ہے جو خدا تعالیٰ کا ہے۔ یعنی جو وہ کہتا ہے اس سے پھرتا نہیں لایخلف اللہ المیعاد جب خدا تعالیٰ کسی چیز کے لئے جگہ یا وقت کی تعیین کرتا ہے۔ تو وہ اس کے خلاف نہیں کرتا۔ ع

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

یہی مومن کا کام ہونا چاہیئے کہ وہ جو کہے اسے پورا کرے۔ دین پر مصیبت نہیں آنی چاہیئے۔ ایسا کرنے میں تم پر تکلیف ضرور آئے گی۔ کیونکہ ہمارا ملک غریب ہے۔ ہماری قوم غریب ہے اور ہمارے گذارے معمولی ہیں۔ دشمن ہنستا ہے۔ لیکن ہمارا ایک منافق جو کام کرسکتا ہے دوسرے مسلمان وہ کام نہیں کرسکتے۔ الا ماشاء اللہ ان میں بھی بعض اچھے لوگ ہیں۔ لیکن اکثر حصہ ان میں صرف نعرے مارنے والوں کا ہے۔ جو لوگ کام کرنے والے ہوتے ہیں وہ نعرے نہیں لگایا کرتے مجموعی طور پر جس نسبت سے ہماری

جماعت قربانی کررہی ہے

کسی دوسری قوم میں یہ قربانی نہیں پائی جاتی۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ جس حد تک تمہاری قربانی پہنچ چکی ہے اس سے آگے بڑھنا ضروری نہیں۔ خدا تعالیٰ اگر تمہیں دوسروں سے

شیر جتنا بلند

کرنا چاہتا ہے۔ تو ایک بلی یا اس سے کچھ اوپر نکلنے سے وہ خوش نہیں ہوگا۔ اگر وہ تمہیں شیر جتنا بلند کرنا چاہتا ہے تو ایک بلی جتنا بلند ہونے سے کیا بنے گا۔ دوسروں سے زیادہ قربانی کرنے کے یہ معنے ہیں کہ وہ قربانی کی جائے جس سے اسلام دوبارہ کھڑا ہو جائے۔ اگر تم اس سے دھاگا بھر بھی نیچے رہو گے تو تم اپنے ہاتھوں سے اس مشن کو کمزور کردو گے۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے تمہیں کھڑا کیا ہے۔

اب بھی خدا تعالیٰ کے انعامات حاصل کرنے کا موقع موجود ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:۔

"افسوس کہ لوگوں کے سامنے قربانی کے مواقع آتے ہیں تو وہ ان سے منہ پھیر لیتے ہیں اور جب وقت گذر جاتا ہے تو حسرت اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کاش! ہم نے فائدہ اٹھایا ہوتا! کاش کہ ہم نے وقت کو ضائع نہ کیا ہوتا! اب بھی خدا تعالیٰ نے ان کے لئے ایک موقعہ پیدا کیا ہوا ہے خدا تعالیٰ کا موعود ان میں موجود ہے۔ اگر وہ چاہیں تو صحابہؓ کی سی خدمات کرکے صحابہؓ کے سے انعامات حاصل کرسکتے ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو اس نعمت کی قدر کرتے ہیں؟ ہاں بہت لوگ اسو قت روئیں گے اور آہیں بھریں گے۔ جب وہ زمانہ ان کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔" تفسیر کبیر جلد ۲ جزو چہارم حصہ دوم صفحہ ۱۴۳۔

(مرسلہ عبدالواحد ربوہ)

اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کیجئے!

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں بفرڈ ایئر بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی اور ففتھ ایئر ایم۔ اے، ایم۔ ایس۔ سی میں داخلہ انشاء اللہ ۲۴ ستمبر سے شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔ فرسٹ ایئر ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی میں لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ کیلئے صرف ۲۴ ستمبر مخصوص ہے۔

کالج کا سٹاف تجربہ کار۔ طلباء کی بہبود میں ذاتی دلچسپی لینے والا اور ان کا دلی ہمدرد ہے۔ عمل گاہیں (لیبارٹریز) جدید ترین آلات سائنس سے آراستہ ہیں۔ نتائج بہترین اور تسلی بخش ہیں۔ ماحول سراسر تعلیمی اور فضا پرسکون ہے۔ اخراجات لاہور کے سب کالجوں سے کم ہیں۔ مستحق طلباء کو گرانقدر مالی امداد اور مراعات دی جاتی ہیں۔ تفصیلات کیلئے کالج کا پراسپکٹس طلب فرمائیے۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

تعمیر دفتر خدام الاحمدیہ

انشاء اللہ تعالیٰ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کے دفتر کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کی جائے گی۔ تا جملہ مجالس اپنے نمائندگان کے ذریعہ دعا میں شریک ہوسکیں۔ لیکن اس سے قبل سامان عمارت کی خرید کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے

چندہ تعمیر دفتر بہت جلد جمع کرکے مرکز میں بھجوائیں۔ معتمد دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تحریک جدید اور یومِ تحریک جدید

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی درویش اطلاع فرماتے ہیں کہ:۔

"قادیان دارالامان کی مقدس بستی۔ دائمی مرکز احمدیت اور تخت گاہ رسول میں خاص طور پر یہ دن منایا گیا۔ سیدنا حضرت اقدس کا خاص پیغام جلسہ میں دوبارہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اور بھی تقریریں ہوئیں سیدنا حضرت اقدس کے پیغام پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں تحریک کی اور جوش ڈالا جس پر یکصد روپیہ کی حقیر سی رقم میں نے تحریک جدید کے اٹھارویں سال کی دفتر محاسب قادیان میں داخل کر دی"۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ اللہ تعالےٰ نعم البدل دے اور آئندہ تحریک جدید کی قربانیوں کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

بھائی صاحب سترھویں سال کا وعدہ تو مدت سے ادا کر چکے ہیں اب آپ نے اٹھارویں سال کا بھی پیشگی داخل کر دیا ہے۔ منجملہ اور اغراض کے اس جلسہ کی غرض و غایت خاص طور پر یہ بھی تھی اور ہے کہ اب نو۹ ماہ کا عرصہ سترھویں سال میں سے گذر چکا ہے۔ جن احباب نے نو۹ ماہ تک کچھ نہیں ادا کیا۔ یا کچھ ادا کیا ہے وہ جلسہ کی تاریخ آنے سے پہلے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر لیتے۔ مگر دفتر اول کے سترھویں سال یا دفتر دوم کے وعدوں کے بارے میں کوئی ذکر نہیں۔ حالانکہ حضور ایدہ اللہ کا پیغام سن کر چاہئے تھا کہ جو احباب جلسہ کے قبل ادا نہ کر سکے تھے وہ جلسہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام سن کر ادائیگی کرتے۔

احباب کرام کو یاد ہوگا کہ جب بھی یہ جلسہ قادیان میں ہوا ہے اکثر مخلصین اپنے وعدے جلسہ کے قیام سے پہلے ادا کرتے رہے ہیں مگر اس جلسہ کی رپورٹ میں کوئی ذکر نہیں۔ اب بھی قادیان دارالامان ہندوستان اور پاکستان کے باہر بیرونی جماعتوں اور ان کے افراد کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ ۲ ستمبر والے جلسہ کی غرض وعدوں کی ادائیگی تھی ہر ایک جماعت کے عہدہ دار امیر یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری مال و سیکرٹری تحریک جدید اور وعدے کرنیوالے احباب کا فرض ہے کہ اب جبکہ نوماہ کا عرصہ ختم ہو چکا ہے اپنے وعدہ کی سو فیصدی رقم نہ صرف اسی ماہ میں ادا کریں بلکہ اپنے وعدے میں نوماہ تک خاموش بیٹھے رہنے کی وجہ سے کچھ اضافہ کر کے ادا کریں اور ماہ ستمبر میں ادا کرنے کی پوری جدوجہد کریں۔ خواہ ان کو ذاتی طور پر تنگی ہو۔ لیکن یہ وعدہ جو انہوں نے اپنے اللہ تعالےٰ سے کیا ہوا ہے اور اپنے اوپر فرض کر لیا ہوا ہے اضافہ کے ساتھ ادا فرمائیں۔

۳۱ اگست کا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ کل کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے اور ۷ ستمبر کا خطبہ آج کے الفضل میں آپ کے سامنے ہے۔ حضور ایدہ اللہ کے یہ خطبات مومنوں کے ایمان کو بڑھانے والے۔ ان کے حوصلے بلند کرنے والے اور ان کی غفلتوں کے پردے چاک کرنیوالے ہیں۔ پس احباب کرام جو جلسہ تک ادا نہیں کر سکے وہ ۳۰ ستمبر تک اپنا وعدہ کچھ نہ کچھ اضافہ کیساتھ ادا کریں تا نو ماہ تک ادا نہ کر سکنے کی کچھ تلافی ہو جائے

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ماہوار تبلیغی رپورٹیں باقاعدگی کے ساتھ بھجوائیں

انتخابات کے وقت جماعتیں اپنی کثرت رائے سے کوئی خدمت کا عہدہ ایسے مخلص احمدی اور ہمت احباب کے سپرد کرتی ہیں۔ جن کے متعلق انہیں پورا اعتماد ہوتا ہے کہ وہ اس خدمت کو بطور احسن ادا کر سکیں گے۔ اس لئے مرکز کے احکام کی تعمیل کرواتے ہیں وہ خود ذمہ دار ہوتے ہیں اور جو صاحب اس خدمت کو قبول کرتے ہیں ان کا مفوضہ عہدہ قبول کرنا انہیں فرائض کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار گردانتا ہے۔

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں نظارت ہذا کی طرف سے ایک لائحہ عمل تجویز کر کے بھیجا گیا تھا۔ جس میں سیکرٹریان تبلیغ کی راہنمائی کیلئے ایک معین پروگرام درج تھا۔ اور مطالبہ کیا گیا تھا کہ مجوزہ پروگرام کے مطابق اپنی کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک نظارت ہذا میں بھیجا کریں۔ مگر اس وقت تک جس رفتار سے رپورٹیں آ رہی ہیں وہ ہرگز تسلی بخش نہیں۔ یہ تساہل سلسلہ کے تبلیغی پروگرام کو صد درجہ نقصان پہنچانے والا ہے۔ اور اس کی تمام تر ذمہ واری جہاں براہ راست سیکرٹریان تبلیغ پر ہے۔ وہاں افراد جماعت اور امراء و صدر صاحبان پر بھی ہے۔

امراء و صدر صاحبان اس بات کی طرف فوری توجہ فرمائیں اور ماہوار تبلیغی رپورٹیں باقاعدگی کے ساتھ بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ احباب کا میں اس کے لئے ممنون ہوں گا

ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

امتحان زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام امتحان کے آئندہ نصاب کے لئے قرآن مجید کا چوتھا پارہ اور کتاب "تبلیغی خط" مصنفہ مولوی جلال الدین صاحب شمس مقرر ہوئی ہے۔ کتاب کی قیمت ۵ روپے جو کہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے منگوائی جا سکتی ہے۔ امتحان ستمبر کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ مقررہ تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ تمام لجنات سے گذارش ہے کہ وہ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ ممبرات کو شامل ہونے کی تلقین کریں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواستہائے دعاء

(۱) مکرم چودھری غلام احمد صاحب ایم۔اے اسلامیہ پارک لاہور کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(۲) خاکسار کی زوجہ بخار بیمار ہے۔ نیز خاکسار کا لڑکا عزیزم سعید محمد میری بیماری کے دوران میں کہیں چلا گیا ہے۔ اس کا پتہ نہیں چلتا۔ اگر کسی دوست کو اس کا پتہ لگے تو مجھے میرے پتہ پر مکمل اطلاع دیں تاکہ میں وہاں پہنچ کر عزیزم کو لے آؤں نیز احباب میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مستری دین محمد (گھی فروش) بازار کلاں جہلم

(۳) چند دن ہوئے میرے دونوں لڑکوں کو جو کہ کھیتوں سے آ رہے تھے ایک سرغنہ گروہ نے سخت زدوکوب کیا۔ یہ لوگ ہمیں ایذا پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھے اور اس ظالم گروہ کو ان کے کئے کی سزا دے۔ آمین

خاکسار امیر الدین نمبردار (احمدی مہاجر) جامس ضلع لاہور

(۴) میری ہمشیرہ صاحبہ امۃ العزیز صدر لجنہ اماء اللہ راولپنڈی بہت سخت بیمار ہیں۔ ان کی حالت بہت تشویشناک ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ احمد خان نسیم ربوہ

(۵) میرے بھائی محترمی محمد لطیف صاحب ولد حاجی محمد ابراہیم صاحب آف کانپور کو اللہ تعالےٰ نے ۱۵ اگست کو ایک دختر عطا فرمائی ہے۔ احباب اس کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

سید شہامت علی واقف زندگی متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ

فوری ضرورت

فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج میں ایک مددگار کارکن کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۳۶/-/- روپے بمعہ الاؤنس دی جائے گی اور کھانا بھی دیا جائے گا۔ امیدوار مڈل پاس ہو۔ سائیکل چلانا جانتا ہو۔ درخواستیں ۲۹ ستمبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ امیدوار مخلص احمدی محنتی ہونا چاہئے۔ مقامی پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق اور سفارش ہمراہ ہونی چاہئے۔

سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج لاہور

سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ توجہ کریں!

"مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان سے عہد لیا تھا کہ دفتر بہشتی مقبرہ کو تفصیل چندہ مکمل ہر ماہ ہر موصی کے متعلق بھیج دیا کریں گے۔ لیکن اس کی تعمیل نہیں ہو رہی۔ جملہ عہدیداروں کی خدمت میں التماس ہے کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ادائیگی چندہ کی تفصیل کوپن نمبر مع نام و نمبر وصیت موصیوں کے ارسال فرمایا کریں۔ اگر عہدیداران کی طرف سے اس کی تعمیل نہ ہوئی۔ تو حسابات کے غلط ہونے کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ضلع جھنگ)

قیمت اخبار جلد سے جلد بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں

جن احباب کی قیمت اخبار ستمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے ان کی فہرست اخبار الفضل مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۵۱ء میں چھپ چکی ہے۔

بعض احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر آنی شروع ہو گئی ہے۔ بعض احباب ابھی بھجوانے کی فکر اور کوشش میں ہیں۔ جو احباب وی۔ پی کے انتظار میں ہوں۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ وی۔ پی کی انتظار نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اگر وقت کے اندر اندر انکی طرف سے قیمت نہ آئی۔ تو پھر انکی خدمت میں تا وصولی قیمت نہیں بھجوایا جائیگا۔ وی پی کے ذریعہ قیمت دیر سے ملتی ہے۔ بعض دفعہ دیر کا عرصہ سالوں (کا بھی) ہوتا ہے۔ ڈاکخانہ میں چالیس ۴۰ پینتالیس ۴۵ وی پی کی رقم

ہمارے مشتہرین استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

اعلان برائے توجہ موصی صاحبان

"تمام موصی صاحبان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کرتے وقت صرف اپنا نام ہی نہ لکھا کریں بلکہ نمبر وصیت مع سکونت کے تحریر فرمایا کریں۔ اگر نمبر وصیت معلوم نہ ہو۔ تو دفتر سے نام ولدیت مع سابقہ سکونت تحریر کر کے نمبر وصیت معلوم کر لیں کیونکہ نمبر وصیت و سکونت نہ ہونے کی وجہ سے چٹھی کی تعمیل ہونی مشکل ہے۔"

تلاش گمشدہ

عبدالسلام ولد دین محمد ارائیں قریباً ایک ماہ سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی دوست کو پتہ ہو۔ تو وہ اس پتہ پر اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ دین محمد ارائیں محمود آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ براستہ کنری (سندھ)

درخواست دعا۔ میرے اور میرے بھائی محمد اور محمد مجید احمد صاحب کے بچے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (محمد حمید احمد از کراچی)

بقیہ لیڈ صفحہ ۲

خاصکر جبکہ ملک میں اسلام کی مجرد مذہبی حیثیت کے منکرین پہلے ہی مسلمانوں اور ذمیوں کی مشورہ بھی موجود ہیں

اے سیاسی مولویو! خدا کے لئے کچھ تو عقل کی بات کرو۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں بار بار فرماتا ہے۔ افلا تعقلون افلا تعقلون۔ آخر وہ کونسی خاص عقل ہے۔ جو صرف آپ کو ملی ہے۔ اور دوسروں کو نہیں ملی۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں:

"بظاہر یہ اعتراض بظاہر کچھ وزن رکھتا ہے کہ اسلام جب خود اپنے پیروؤں کو تبدیل مذہب پر سزا دیتا ہے۔ اور اسے قابل مذمت نہیں سمجھتا۔ تو دوسرے مذاہب کے پیرو اگر اپنے ہم مذہبوں کو اسلام قبول کرنے پر سزا دیتے ہیں تو وہ ان کی مذمت کیوں کرتا ہے؟ لیکن اگر ان دونوں رویوں میں بظاہر جو تناقض نظر آتا ہے۔ فی الواقع وہ نہیں ہے۔ بلکہ اگر دونوں صورتوں میں ایک ہی رویہ اختیار کیا جاتا۔ تو البتہ تناقض ہوتا۔ اسلام اپنے آپکو حق کہتا ہے۔ اور بالکل خلوص کے ساتھ حق ہی سمجھتا ہے۔ اس لئے وہ حق کی طرف آنے والے اور حق سے منہ موڑ کر واپس جانے والے کو مساوی مرتبہ پر ہرگز نہیں رکھ سکتا۔ حق کی طرف آنے والے کے لئے یہ حق ہے۔ کہ اس کی طرف آئے۔ اور جو اس کی راہ میں مزاحمت کرتا ہے وہ مذمت کا مستحق ہے۔ اور حق سے واپس جانے والے کے لئے یہ حق نہیں ہے۔ کہ اس سے واپس جائے۔ اور جو اس کی راہ روکتا ہے۔ وہ مذمت کا مستحق نہیں تناقض اس رویہ میں نہیں ہے۔ البتہ اگر اسلام اپنے آپ کو حق بھی کہتا۔ اور پھر ساتھ ہی اپنی طرف آنے والے اور اپنے سے منہ موڑ کر جانے والے کو ایک ہی مرتبہ میں رکھتا تو بلاشبہ یہ ایک متناقض طرز عمل ہوتا۔"

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں ص۵۴)

کیا اس میں ذرا بھی عقل کی بات ہے؟ آئیے اب یہی الفاظ ذرا سے تغیر کے ساتھ ابو جہل کے منہ میں دے دیجئے۔

"بت پرستی اپنے آپکو حق کہتی ہے۔ اور بالکل خلوص کے ساتھ اپنے آپ کو حق سمجھتی ہے۔ اس لئے وہ حق کی طرف آنے والے اور حق سے منہ موڑ کر جانے والے کو مساوی مرتبہ پر ہرگز نہیں رکھ سکتی۔ حق کی طرف آنے والے کے لئے یہ حق ہے کہ اس کی طرف آئے۔ اور جو اس کی راہ میں مزاحمت کرتا ہے۔ وہ مذمت کا مستحق ہے۔ اور حق سے واپس جانے والے کے لئے یہ حق نہیں ہے۔ کہ اس سے واپس جائے۔ اور جو اس کی راہ روکتا ہے۔ وہ مذمت کا مستحق نہیں ہے تناقض اس امر میں نہیں ہے۔ البتہ اگر بت پرستی اپنے آپ کو حق بھی کہتی اور پھر ساتھ ہی اپنی طرف آنے والے اور اپنے سے منہ موڑ کر جانے والے کو ایک ہی مرتبہ میں رکھتی تو بے شک یہ ایک متناقض طرز عمل ہوتا۔"

کیا مودودی صاحب اپنے آپ کو ابو جہل کے مقام پر کھڑا کر کے دنیا میں یہ اعلان کرنے کے لئے تیار ہیں؟ سوال ہے کہ اگر مودودی صاحب یہ اعلان کر دیں۔ تو بت پرستی کے خلاف اسلام کی چودہ سو سالہ کشمکش کی تاریخ کی کیا توجیہہ کی جائے گی؟ قرآن کریم کا کیا بنے گا؟ جس میں بار بار ... و صدوا عن سبیل اللہ کی مذمت کی گئی ہے۔ جس میں بار بار آتا ہے کہ مشرکین کا اگر بس چلے۔ تو وہ تم کو اپنے دین میں واپس کر لیں۔ پھر احادیث نبوی اور آثار صحابہ کس کام کے رہیں گے؟ سب پر خط تنسیخ پھر جائیگا

اللہ! اللہ!! اس زمانے میں اسلام کو بھی کتنے عظیم الشان ارسطوئے زمان اور افلاطون عصر وکیل اور مجتہد میسر ہو رہے ہیں۔ (باقی)

پاکستان کے وزیر صنعت لنڈن جا رہے ہیں

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ دولت مشترکہ کی خام مال کی کانفرنس میں شرکت کے لئے پاکستانی وفد وزیر صنعت چوہدری نذیر احمد کی ہمرکردگی میں ۲۲ ستمبر کو لنڈن پہنچ جائے گا کانفرنس ۲۴ ستمبر کو شروع ہوگی۔ کانفرنس کے آغاز سے پہلے شرکت کرنے والوں کے درمیان ابتدائی گفت و شنید ہوگی۔ توقع ہے کہ وزارتی معیار پر مذاکرات کا راستہ ہموار کرنے کیلئے وفد کے لیڈر برطانوی وزراء کے ساتھ غیر رسمی گفت و شنید بھی کریں گے۔ اور وزراء کی منظور کردہ تجاویز پر عملدرآمد کرنے کے لئے مزید ملاقاتیں بھی ہوں گی۔

اینگلو مصری بحران کے متعلق تین بڑوں کا تبادلہ خیالات

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ برطانوی، امریکی اور فرانسیسی وزراء خارجہ کے درمیان واشنگٹن میں جو کانفرنس ہو رہی ہے ان کی اطلاعات سے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مشرق وسطی کے مسائل پر کس حد تک بحث ہوئی۔ لیکن باور کیا جاتا ہے۔ کہ عرب ممالک کے ساتھ مغربی طاقتوں کے حالیہ تعلقات کی روشنی میں مشرق وسطی کے دفاعی معاملات پر تبادلہ خیالات کیا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ اس کانفرنس کے فیصلوں کا اعلان اوٹاوہ اور روم میں بحر اوقیانوس کے میثاق والی کانفرنسوں کے بعد تک نہ کیا جائے تاہم مبصرین کا خیال ہے۔ کہ اینگلو مصری بحران کو دور کرنے کے لئے آئندہ کوششیں تینوں بڑے مشترکہ طور پر کریں گے۔ (داستان)

پاکستان کے طول و عرض میں قومی بچت کی مہم

کراچی ۱۵ ستمبر۔ سارے ملک میں قومی بچت کے سرٹیفکیٹ خریدنے کی مہم سے ۴ مہینوں میں ۳۵,۰۰,۰۰۰ روپوں کی رقم جمع ہو سکی ہے۔ ۱۹۴۹ء-۵۰ء میں مجموعی جمع شدہ رقم ۶۲ء۱ کروڑ تھی۔ لیکن ۱۹۵۰ء-۵۱ء میں یہ رقم صرف ۳ء۱ کروڑ رہی۔ اس کمی کی وجہ پاکستان کے دونوں حصوں میں بڑی تعداد میں مہاجرین کی آمد اور پنجاب میں جو سب سے زیادہ رقم مہیا کرتا ہے سیلاب بتائی جاتی ہے۔

شہروں میں سب سے زیادہ رقم یعنی اپریل سے جولائی تک کے عرصہ میں ۷,۰۰,۰۰۰ روپے وفاقی دارالحکومت میں جمع ہوئے۔ صوبوں میں سب سے اول پنجاب رہا۔ جس نے اس عرصہ میں ۹,۰۰,۰۰۰ روپے پیش کئے بمقابلہ گذشتہ سال کی پیشکردہ رقم صرف ۵ء۱ لاکھ روپے ہے۔ (داستان)

نہر اپر باری دوآب میں پانی جاری ہو گیا

لاہور ۱۵ ستمبر۔ آج کافی رات گئے چیف انجنیئر انہار خواجہ عبد الغفور نے بتایا کہ نہر اپر باری دوآب میں پانی پھر جاری ہو گیا ہے۔ اس سے قبل حکومت مشرقی پنجاب نے اس نہر کے لئے پانی مکمل مقدار میں مہیا کرنا بند کر دیا تھا۔ مشرقی پنجاب نے اپنے اس اقدام کی وجہ یہ بتائی تھی کہ مادھوپور ہیڈ ورکس کے قریب دریائے راوی نے اپنا رخ بدل لیا ہے۔ لہذا پاک پنجاب کو پانی کی معینہ مقدار مہیا کرنا ممکن نہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اب راوی میں پانی کافی آ گیا ہے۔ لہذا نہر اپر باری دوآب میں پانی کی معینہ مقدار کم ہونے کا کوئی خطرہ نہیں۔

چیف انجنیئر نے بتایا کہ دونوں حکومتوں میں اس مسئلہ پر بات چیت ہو رہی ہے۔ کہ آئندہ نہر اپر باری دوآب میں پانی کی مطلوبہ مقدار کبھی کم نہ ہونے پائے۔ خواجہ صاحب نے بتایا کہ پنجاب کے جن علاقوں کو یہ نہر سیراب کرتی تھی اب وہاں پانی کی کمی کے باعث خشک سالی کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہا۔ (آفاق)

لنکا اور پاکستان میں تجارتی معاہدہ

کراچی ۱۵ ستمبر۔ پاکستان اور لنکا کے تجارتی معاہدہ پر جس کے لئے گذشتہ مئی میں مذاکرات ہوئے تھے آج یہاں دستخط ہو گئے۔ اور دونوں ملکوں نے اس کی توثیق کر دی۔ پاکستان کی طرف سے پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمن اور لنکا کی طرف سے کراچی میں متعین لنکا کے ہائی کمشنر مسٹر ٹی۔ بی جایا نے دستخط کئے۔ یہ معاہدہ یکم جون ۱۹۵۱ء سے نافذ العمل ہے اس کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۵۲ء کو ختم ہوگی۔

یمن میں تباہ کن سیلاب

قاہرہ ۱۴ ستمبر۔ حالیہ بارشوں کی وجہ سے یمن میں جو تباہ کن سیلاب آیا ہے۔ گذشتہ چوتھائی صدی میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ سیلاب کے پانی کی سطح بہت بلند ہے۔ جس کی وجہ سے بہت سے دیہات غرقاب ہو چکے ہیں۔ (اسٹار)

سیاروں کی بین الاقوامی انجمن

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ دنیا کے مختلف حصوں سے راکٹ جہاز کے ماہرین کی ایک بین الاقوامی انجمن کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جرمنی کے راکٹ ماہر ڈاکٹر یوجین سینگر کو جو آجکل فرانسیسی وزارت فضا میں کام کر رہے ہیں۔ اس انجمن کا پہلا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ جس قرارداد کے تحت یہ انجمن قائم ہوئی۔ اس کی حمایت برطانیہ۔ امریکہ فرانس۔ آسٹریا۔ جرمنی۔ ارجنٹائن۔ ہسپانیہ۔ اطالیہ اور سوئٹزرلینڈ کے مندوبین نے کی۔ اس نئے ادارہ کا مقصد بین السیاراتی سفر کو ممکن بنانے کی کوشش کرنا ہے (اسٹار)

لیبیا میں نئی کرنسی جاری کی جائیگی

طرابلس ۱۵ ستمبر۔ لیبیا کے وزیر خزانہ سید منصور نے بتایا ہے۔ کہ اس سال کے آخر تک طرابلس لیبیا۔ سیرینیکا اور فیضان کے حالیہ سکوں کی بجائے نیا سکہ جاری کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ نئی حکومت کی ترتیب اور دیگر اخراجات کی وجہ سے بجٹ میں ۷ء۱ لاکھ پونڈ کا خسارہ رہے گا۔ جنیوا میں لیبیا کی کرنسی کانفرنس پر یہ واضح کر دیا گیا تھا۔ کہ لیبیا کو مالی مشکلات درپیش ہیں۔ انہیں دور کرنے کے لئے برطانیہ۔ امریکہ۔ مصر۔ اٹلی اور فرانس سے امداد کی اپیل کی گئی ہے۔

سید منصور نے انکشاف کیا کہ حکومت امریکہ نے سال رواں میں پندرہ لاکھ ڈالر لیبیا کے لئے علیحدہ کئے ہیں۔ لیکن مصر اور فرانس نے اپیل کا جواب فی الحال ملتوی کر دیا ہے۔ (اسٹار)